إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

DAILY ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۶ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۵

نعمتِ نبوّت — اور — امّتِ محمدیہ

ایک مسلمان دن رات میں پانچ دفعہ فریضہ نماز ادا کرتا اور نماز کی ہر رکعت میں خلوصِ دل کے ساتھ یہ دُعا مانگتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راہ جن پر تو نے انعام نازل کیا۔ وہ یہ دعا مانگتا ہے۔ اور مانگتا چلا جاتا ہے۔ ایک دن نہیں۔ دو دن نہیں۔ تین دن نہیں۔ بلکہ سالہا سال اس وقت تک جب تک کہ اس کے جسم میں سانس چلتا ہے۔ یہ دعا اس کے وردِ زبان رہتی ہے پھر جب ایک نسل ختم ہو جاتی ہے۔ تو دوسری نسل بغیر کسی وقفہ کے یہی دُعا مانگنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ تکرار اور اس شدت سے تکرار رہتا ہے۔ کہ یہ دعا اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور یہ کہ جس منعم علیہ گروہ کے انعامات کے حصول کی اس میں التجا کی گئی ہے۔ وہ کوئی معمولی انعامات نہیں۔ بلکہ ان کا انسان کی روحانی زندگی کے ساتھ نہایت ہی گہرا تعلق ہے۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہی انعامات شجر روحانیت کے ثمر ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر ان انعامات سے کوئی مادی دُنیا کے انعام مراد ہوتے تو چاہیئے تھا۔ جب وہ انعام مل جاتے تو اس دعا کا سلسلہ ختم کر دیا جاتا۔ مگر جب شریعت یہ حکم دیتی ہے۔ کہ مرتے دم تک یہ دُعا مانگتے چلے جاؤ۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ یہ انعامات روحانی ہیں۔ اور ان کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ دنیوی انعامات ملتے اور ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ وہ انعامات ہیں جو ہر لمحہ بڑھتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان انعامات کا طالب ایک ایسی کانِ جواہرات میں داخل ہو جاتا ہے جس کا ہر دوسرا موتی پہلے موتی سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ اور جس کی ایک نعمت اس کی دوسری نعمت سے مستغنی نہیں کر سکتی۔ یہی حکمت اس دعا کے دوام میں ہے۔ اور یہی حکمت بتا رہی ہے۔ کہ وہ لوگ جو ان انعامات کو معمولی خیال کرتے ہیں۔ وہ اس حقیقت سے بالکل ناآشنا ہیں کہ کیوں خدا تعالےٰ نے اس کثرت کے ساتھ مومنوں کو یہ دُعا مانگنے کی تلقین کی۔ بہرحال یہ دُعا ایک ایسا محور ہے جس کے گرد ایک مسلمان دن رات میں کئی دفعہ چکر لگاتا اور ہر دفعہ اس کی زبان سے یہی آواز اُٹھتی اور اس کے لبوں تک آتی سنائی دیتی ہے۔ کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ خدایا مجھے منعم علیہ گروہ کی راہ پر چلا مجھے اُن انعامات سے بہرہ ور فرما جن انعامات سے تیرے پہلے پاک بندے بہرہ یاب ہوئے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا وہ منعم علیہ گروہ کونسا ہے۔ جس کے انعامات کے حصول کے لئے ایک مومن کئی بار خدا تعالےٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے۔ غیر احمدی علماء اس سوال کا جواب دینے سے قطعاً قاصر ہیں۔ کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے ساتھ نعوذ باللہ تمام انعامات ختم کر دیئے۔ اور یہ کہ جس قدر کمالات تھے۔ وہ تو آپ نے حاصل کر لئے۔ مگر اپنی امت کو آپ نے ہر قسم کے فیض آسمانی سے نعوذ باللہ محروم کر دیا۔ گویا وہ رسول جسے خدا نے یہ کہا تھا کہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ اُسے وہ ہر قسم کی برکات سے محروم قرار دیتے ہیں۔ اور پھر یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے کہ انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ مگر ایک احمدی جب اھدنا الصراط المستقیم صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی دُعا مانگتا ہے۔ تو اس کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ میرا رسول کس قدر عظیم الشان بادشاہ ہے۔ کہ ہم گداؤں کو بھی اس نے انعامات سے مالا مال کر دیا۔ اور اب قیامت تک اس کے دستِ فیض سے عطا پانے والے ہمیشہ اس کے ممنون رہیں گے۔ وہ دروازۂ نبوت کو بند نہیں سمجھتا۔ نہ انعاماتِ الٰہیہ کے نزول کو ممتنع قرار دیتا ہے بلکہ وہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منعم علیہ گروہ کا اکمل ترین مظہر تسلیم کرتے ہوئے دُنیا کے سامنے آپ کو بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ دروازہ قیامت تک کھلا ہے اور اسی لئے قیامت تک اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دُعا مانگنے کی مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے۔ غرض اس باب میں جماعت احمدیہ اور مخالفین کے نظریہ میں بہت بڑا تفاوت ہے مگر ہر شخص ادنیٰ تامل سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ صحیح نظریہ وہی ہے۔ جسکی جماعت احمدیہ حامل ہے چنانچہ اسکا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ غیر مسلم جب بھی اس آیت کو پیش کرتے ہوئے مسلمانوں پر کوئی اعتراض کریں تو ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اور اگر کچھ جواب دیتے بھی ہیں۔ تو وہ ایسا پھیکا ہوتا ہے کہ سُنکر ہنسی آتی ہے۔

چنانچہ حال میں ایک عیسائی رسالہ میں لکھا گیا تھا کہ اسلام نے اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا بار بار مانگنے کی تلقین کی ہے۔ اور زمانہ سابق میں جو منعم علیہ گروہ ہوا ہے۔ اس کے انعامات کی خواہش کی ہے۔ حالانکہ وُہ فضیلت اور انعامات جو صرف اسرائیلی امت کا ورثہ تھے الہام اور نبوت کے انعام اور برکات تھیں۔ بالفاظ دیگر اس نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا تھا کہ جب تم ہمیشہ سے یہ دعا مانگتے چلے آئے ہو۔ تو بتاؤ تم میں نبوت اور الہام کا انعام جاری ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس اعتراض کو لیا۔ بگو اہلحدیث ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء میں جواب یہ دیا کہ قرآن کہتا ہے ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم۔ مراد مستقیم صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اور مغضوب اور ضال وُہ ہیں جو اس سے منحرف ہیں۔ حالانکہ سوال یہ نہیں تھا کہ صراط مستقیم کیا ہے۔ بلکہ سوال یہ تھا کہ صراط مستقیم پر چل کر جو پہلوں کو انعام حاصل ہوا وُہ کیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف رستے کا ذکر کر دیا ہے انعام کا ذکر نہیں کیا۔ اور وہ کر بھی کس طرح سکتے تھے۔ جبکہ وُہ کسی انعام کا نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے جوابات بذاتِ خود اس بات کی دلیل ہیں۔ کہ مخالفین نے اس باب میں جو مسلک اختیار کر رکھا ہے۔ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک کے صریح خلاف ہے۔ آپ کی شان اس میں نہیں کہ آپ نے دریائے رحمت کو بند کر دیا۔ بلکہ آپ کی شان اس میں ہے کہ ہر شخص یہ عقیدہ رکھے۔ کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں اس زور سے تموج پیدا ہوا کہ اب ہمیشہ روحانیت کی پیاسی دنیا اس سے سیراب ہوتی رہے گی۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آپ کا فیض کرم اس قدر وسیع ہے۔ کہ اگر تمام دنیا بھی سیراب ہو جائے۔ تب بھی اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ نکتہ جلیلہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں ادا فرمایا کہ

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمالِ محمد است

حکومت ہے تری اے قادیاں ہر دل کی بستی پر

از سیٹھ محمد معین الدین صاحب مختار حیدر آباد دکن

مبارک ہو تجھے اے قادیاں دارالاماں ہونا — مبارک تجھ کو چپہ چپہ کا ترے جنت نشاں ہونا
ترے ذرے فلک کی رفعتوں پر مسکراتے ہیں — یہ وہ تارے ہیں جو دن رات یکساں جگمگاتے ہیں
نسیم جانفزا چلتی ہے تیرے سبزہ زاروں میں — حیات جاوداں ہے موجزن تیری بہاروں میں
نشاط روح رقصاں ہے تری ٹھنڈی ہواؤں میں — عجب پُر کیف ہے تیری فضا ساری فضاؤں میں
بساط زندگی آلودگی سے پاک ہے تیرا — تہی حیلہ ہوس سے بالیقیں فتراک ہے تیرا
دماغ کے عطر سے ممسوح سب چھوٹے بڑے تیرے — دلوں میں نور ایماں جس سے روشن ہو گئے چہرے
نوا تیری صدائے بازگشت آسمانی ہے — تری قسمت میں قصر احمدی کی پاسبانی ہے
دیا دنیا کو تو نے درس سچے عشق و الفت کا — حقیقت میں محبت کا محبت کی حقیقت کا
دل مایوس میں پیدا کیا نور یقین تو نے — پلایا تشنہ کاموں کو وہ جام بہترین تو نے
ترے ذوق عمل کا اک زمانہ دل سے قائل ہے — ترے تیر نظر کا ایک اک بزم گھائل ہے
بدل کر رکھ دیا گویا مذاق زندگی تو نے — دیا شوریدہ سر لوگوں کو درس آگہی تو نے
ترے افسون بیداری سے مُردے جاگ اٹھتے ہیں — بدل کر کروٹیں آسودگانِ خواب اٹھتے ہیں
سر باطل پہ تو اک تیغ بے زنہار ہے گویا — پیام موت تیری تیغ کی جھنکار ہے گویا
علم توحید کا دنیا کے ہر خطہ میں گاڑ آئے — ترے فرزند ہر میداں میں شیطاں کو پچھاڑ آئے
علم اسلام کا لہرا دیا اقطاع ہستی پر — حکومت ہے تری اے قادیاں ہر دل کی بستی پر
ترا سینہ نہیں گنجِ نکاتِ علم قرآں ہے — ترا آئینۂ دل عکس گیر نور یزداں ہے

تری چھوٹی سی دنیا میں ہیں عطار و سنائی بھی
ہیں انصارِ خلافت بھی مہاجر بھی فدائی بھی

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواستِ دُعا

جماعت احمدیہ لیگوس عرصہ سے ایک مسجد کے مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے ابتدائی عدالت اس کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے۔ لیکن مخالفین نے اس کے خلاف اپیل دائر کر رکھی ہے۔ چونکہ ابھی تک اس کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کی سماعت جنوری ۱۹۳۹ء میں ہو گی۔ احباب خصوصیت کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ لیگوس کو اپنے فضل و کرم سے کامیابی عطا کرے۔ اور مخالفین جو اپنی کثرت اور اپنے اثر و رسوخ کے گھمنڈ میں آئے دن مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں ناکام ہوں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا فضل کریم صاحب کلکتہ اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے۔ سید صمصام الدین احمد صاحب سونگڑہ اپنے بھائی سید غلام محمد صاحب کی صحت کے لئے۔ عبدالغفار صاحب بانڈی پور کشمیر اپنی صحت کے لئے اور شیخ حمید احمد صاحب جو چودہ سال میمیو میں رہنے کے بعد ہانڈے تبدیل ہو گئے ہیں۔ نئے مقام کے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

افسوسناک وفات میاں محمد سعید صاحب سعدی ولد میاں چراغ دین صاحب مرحوم رئیس لاہور ۳ جنوری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ خلافت ثانیہ میں انہوں نے سلسلہ کی نمایاں خدمت کی۔ درخواست ہے کہ تمام جماعتہائے احمدیہ انکا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور انکے لئے جنت میں درجات عالیہ کے ملنے اور انکے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر نذیر حسین مہاجر قادیان

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کچھ بخار اور نزلہ و کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی آج نزلہ وغیرہ کی وجہ سے خراب رہی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے سابق مجاہد ہنگری کا نکاح نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

آج بعد نماز مغرب میاں عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلوی نے اپنے لڑکے عبد الرحمٰن صاحب کی دعوتِ ولیمہ میں بہت سے احباب کو مدعو کیا۔

ولادت۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ کے ہاں ۲۳/۲۴ دسمبر کی درمیانی شب لڑکی تولد ہوئی۔ جسکا نام صفیہ رکھا گیا۔ اسی طرح شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری کے ہاں ۱۵ دسمبر لڑکی تولد ہوئی جسکا نام صالحہ تجویز ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

تبلیغی کانفرنس برموقعہ جلسہ سالانہ کی رُوداد

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ سرانجام پاچکا ہے۔ دُعا ہے۔ کہ اس کے فیوض و برکات سے اللہ تعالےٰ ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ نیز اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے آئندہ ترقی کا خاص ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ثم آمین ؛

ایک خاص کام جو اس جلسہ کے موقعہ پر شروع ہوُا ہے۔ بحیثیت ناظر دعوت و تبلیغ اس کی اطلاع برائے احباب جماعت میرے ذمّہ ہے ؛

یہ بات دوستوں پر واضح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دین متین کی اشاعت کے لئے مامور فرمایا ہے۔ اور جو دقتیں اور روکاوٹیں اسلام کی راہ میں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان سب کا قطعی حل اور علاج آپ کو اپنی خاص وحی۔ اور الہام سے تعلیم کیا۔ نیز وُہ روحانی طاقت اور حقیقی دینی جوش جس کے سامنے دُنیا کی کوئی قوت نہیں ٹھہر سکتی۔ آپ کو عطا فرمایا :-

ہمارا کام اب صرف یہ ہے۔ کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز صحیح طور پر دُنیا کے کونے کونے میں پہونچا دیں۔ ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ خود بخود احمدیت کی تبلیغ میں لگا رہے اور ناظر دعوت و تبلیغ کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ حتے الوسع ہر احمدی کو تبلیغ کے لئے صحیح راستے بتائے۔ اور تبلیغ کرائے ؛

پس ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی یا کم از کم جماعتوں کے خاص خاص احباب اور عہدہ داران تبلیغ کے کام میں نظارت دعوت و تبلیغ سے تعلق پیدا کریں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے جلسے پر آنے والے احباب کو تکلیف دی تھی۔ کہ ۲۷ر دسمبر کی شام کو آٹھ بجے مسجد اقصےٰ میں تبلیغی مشورہ کے لئے تشریف لائیں ؛

چنانچہ کئی سَو دوست وہاں جمع ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے آٹھ بجے سے گیارہ بجے کے بعد تک کارروائی جلسہ میں مصروف رہے مسجد اقصےٰ کا پرانا حصہ سب بھر گیا تھا۔ اور باہر بھی بہت سے لوگ تشریف رکھتے تھے۔ اور باوجود سخت سردی اور جلسہ سالانہ کی مصروفیتوں اور تکان کے سب احباب آخر تک بیٹھے رہے ؛

سب سے پہلے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تبلیغی ضروریات پیش ہوئیں۔ جن کا مختصر خلاصہ حسب ذیل ہے :-

اوّل۔ انصار اللہ کی جماعتوں کو از سرِ نو عملی طور پر زندہ کیا جائے۔ اس وقت انصار اللہ کی ۸۱۴ جماعتیں درج رجسٹر ہیں مگر رپورٹیں بھیجنے والی صرف ۵۷ ہیں۔ ان میں سے تین جماعتیں نسبتاً باقاعدہ رپورٹ بھیجتی رہی ہیں ؛

دوم۔ نشر و اشاعت کے لئے احباب تبلیغی ضرورتوں سے اطلاع دیتے رہیں۔ تا مناسب حال ٹریکٹ شائع کئے جاسکیں۔ نیز خود مضامین لکھنے کی عادت ڈالیں۔ ہمارے تبلیغی سپاہیوں کے لئے اصل ٹریننگ یہ ہے۔ کہ ہر احمدی کچھ نہ کچھ تبلیغی مضمون لکھ سکے۔ اور کثرت سے ایسے احمدی احباب ہوں۔ جن کے مضامین اخباروں اور رسالوں میں چھپ سکیں۔ اسی طرح ہر احمدی کچھ نہ کچھ تبلیغی گفتگو اور تقریر کر سکے اور بہت سے ایسے احمدی ہوں۔ جو اپنی اور غیروں کی مجالس میں تبلیغی مضامین بیان کر سکیں ؛

ہمارا کبھی نہ ختم ہونے والا گولہ بارُود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں بھرا ہوُا ہے۔ صرف سپاہیوں کی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ اور یہ ٹریننگ ایسی آسان ہے۔ کہ بچے اور بوڑھے۔ مرد اور عورت۔ پڑھے اور بے پڑھے تھوڑی سی توجہ اور محنت سے حاصل کر سکتے ہیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ کا ہر احمدی سے یہ تقاضا ہے کہ اس ٹریننگ کے لئے تیار ہو۔ اور ہر جگہ اس کا انتظام کیا جائے۔ یہ کام کچھ تو انصار اللہ کی جماعتوں کے ذریعہ ہوگا۔ اور کچھ مرکزی مبلغین یا جماعت کے دوسرے علما بھی اپنے دَوروں کے وقت تبلیغی نوٹ لکھا کر انجام دیں گے ؛

نشر و اشاعت کے ضمن میں بعض تبلیغی کتب بھی آجاتی ہیں۔ اس کے لئے تبلیغی لٹریچر (بالخصوص کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) صیغہ ھٰذا نے ارزاں ترین طریق پر مہیا کرنے کا انتظام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" "فتح اسلام" "الوصیت" "اسلام میں اختلافات کا آغاز" "درثمین اُردو" وغیرہ صرف کاغذ کی قیمت پر نہایت خفیف زیادتی کے ساتھ اس وقت مہیا کی جاتی ہیں ؛

تیس۔ چالیس قسم کے نہایت ضروری و مفید ٹریکٹ متعلقہ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی مذاہب اسی ارزانی کے ساتھ مہیا ہو سکتے ہیں گورمکھی و ہندی ٹریکٹ و کتب کا بھی انتظام کر لیا گیا ہے ؛

سوم۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ جناب مولانا نیّر صاحب نے محض خط و کتابت کے ذریعہ بیرونی ممالک میں ایک وسیع پیمانے پر احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ بعض مقامات پر اسی طریقہ تبلیغ کے ذریعہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کی خدمات نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اس لئے حاصل کی ہیں۔ کہ وُہ تبلیغ بذریعہ خط و کتابت کا شوق رکھنے والے احباب کی راہ نمائی کر سکیں ؛

یہ کام اس وقت تک نہایت شدومد کے ساتھ جاری ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ قریب قریب بند ہے۔ اگر ایک ایک دو دو اشخاص کو خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کرنا ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اپنے ذمہ لے لیں۔ تو لاکھوں انسانوں کو تبلیغ ہو سکتی ہے ؛

صیغہ نشر و اشاعت اس کام میں بھی احباب کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا نیّر صاحب کی ہدایات سے مستفید کرا سکتا ہے صرف احباب کی ادنیٰ توجہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا دوستوں سے درخواست ہے کہ جو صاحب یہ کام کرنا چاہیں۔ وُہ اپنے نام نشر و اشاعت میں بھیجدیں۔ تا انہیں ضروری ہدایات بھجوائی جاسکیں۔ خود ہندوستان میں بھی خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کا کام جاری کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح بعض نوجوان طالب علم تفریح کے لئے Pen friend Ship (دوستی بذریعہ خط و کتابت)

کا سلسلہ جاری کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوان احمدی طلباء بھی قلمی تبلیغ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں۔

چہارم۔ عام تبلیغ کے لئے اس وقت سال بھر میں ایک یوم التبلیغ غیر احمدی مسلمانوں اور دوسرا غیر مسلموں میں تبلیغ حق و صداقت کے لئے منایا جا رہا ہے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ایسا یوم التبلیغ بجائے سالانہ ماہوار کر دیا جائے۔ ہر جماعت اپنے ہاں ہر احمدی کے لئے لازم کر دے۔ کہ وہ ہر مہینہ میں کم از کم ایک دن ضرور تبلیغ کرے۔ اور اس کا ریکارڈ رکھا جائے۔ بلکہ مناسب ہو تو یہ کیا جائے کہ خاص خاص احباب سے مسلسل ہفتہ ہفتہ یا عشرہ عشرہ لیا جائے تا کہ مختلف مناسب موقعوں پر باقاعدہ سلسلۂ تبلیغ جاری رہ سکے۔

پنجم۔ ضلع گورداسپور کی تبلیغ کے دوران میں بہت سے مفید تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔

ششم۔ ایسے دیہات جن میں احمدی موجود ہیں۔ گاؤں کی عام بہتری کی کوششوں کا ذکر مثالیں دے کر کیا گیا۔ مثلاً مدارس قائم کرنا۔ دیہات سدھار کے کام میں حصہ لینا۔ (ایسے کاموں کی کسی قدر مفصل رپورٹ جلسہ ہذا میں پیش کی گئی۔

ہفتم۔ اس خاص جدوجہد کے لئے اخراجات کا سوال جو ضروری تھا زیر بحث لایا گیا۔ اور بتایا گیا کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے بجٹ میں اس خرچ کے لئے تین ہزار روپیہ ہے اور چندہ جمع کرنے کی نظارت دعوت و تبلیغ کو ہدایت کی ہے۔ لیکن موجودہ کاموں کی وسعت کے لحاظ سے ابھی یہ چندہ پانچ چھ ہزار سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ ناظر دعوت و تبلیغ کی اس تقریر کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے نہایت اختصار کے ساتھ انصار اللہ اور نشر و اشاعت کی رپورٹ سنائی۔ ماسٹر محمد رمضان صاحب نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ دیہاتی اصلاحات کے کاموں کی رپورٹ پڑھی۔

ازاں بعد چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے طریقۂ تبلیغ کو تجربہ شدہ مثالوں کے ساتھ ایسے سادہ اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا کہ حاضرین سننے میں محو ہو گئے۔ یہ تقریر مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ کے بعد جناب خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ ڈویژنل انسپکٹر صوبہ بنگال اور جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے اختصار کے ساتھ تقریریں کیں بغرض تبادلۂ خیالات حاضرین میں سے متعدد حضرات نے تقریریں کیں۔ جن کا ذکر اس مختصر رپورٹ میں نہیں لایا جا سکا۔ حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے اور آخر یہ تقاضہ کرتے ہوئے کہ ایسے جلسے بار بار منعقد کئے جائیں مندرجہ ذیل فیصلوں پر متفق ہوئے

(۱) انصار اللہ کو تازہ کرنے کے لئے سب جماعتیں خاص طور پر کوشش کریں اور مرکز میں باقاعدہ اپنی رپورٹیں بھیجتی رہیں۔

(۲) ماہوار "یوم التبلیغ" منانے کے متعلق احباب نے بالاتفاق یہ تجویز منظور کی۔ کہ دو یوم التبلیغ جو اس وقت مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ ہر جماعت اپنے اپنے طور پر ماہوار یوم التبلیغ منائے۔ اس ماہوار تبلیغ کا انتظام ہر جماعت تک محدود رہے گا جو اپنی سہولت کے ساتھ دن مقرر کرے گی۔ اور مرکز کو اس کے متعلق رپورٹ بھیجے گی۔

مرکز سے ماہوار یوم التبلیغ کے تقرر کے متعلق جماعتیں نظارت دعوت و تبلیغ کو مشورہ دیں کہ آئندہ مشاورت میں سالانہ یوم التبلیغ کی بجائے ماہوار یوم التبلیغ مقرر کیا جائے۔ یا سہ ماہی یا ششماہی!

(۳) اس سال تبلیغ کے لئے خاص جدوجہد کی جائے۔ اور ہر جماعت کا فرض قرار دیا جائے کہ وہ "انصار اللہ" کے علاوہ ہر احمدی سے جو انصار اللہ کا ممبر نہیں ہر مہینہ کم از کم ایک دن ضرور تبلیغ کرائے۔

(۴) یہ سال چونکہ جوبلی کا سال ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام پر پچاس اور خلافت ثانیہ پر پچیس سال گزرتے ہیں۔ اس لئے بطور شکریہ ہمیں خاص طور پر تبلیغ پر زور دینا ہے۔ اور بذریعہ وفود غیر احمدیوں تک پیغام حق پہونچانا ہے۔ اور تمام دنیا پر یہ واضح کرنا ہے۔ کہ وہ سلسلہ جس کی بنیاد خدا تعالےٰ کی وحی و الہام پر قائم ہوئی ہے۔ اس کے پچاس سال پورے ہو رہے ہیں۔ جو اس سلسلہ کی سچائی پر بین گواہ ہے بنا بریں دنیا کا فرض ہے۔ کہ اس طرف توجہ کرے۔ علاوہ ازیں منکرین خلافت کو بھی قائل کیا جائے۔ کہ پچیس سال تک اللہ تعالےٰ نے خلافت محمود ایدہ اللہ الودود کی شاندار تائید و نصرت فرمائی ہے۔ اس لئے اس سے روگردانی مناسب نہیں

غرض یہ تبلیغی وفود کثرت سے تمام ہندوستان میں پھیر جائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ آئندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کم از کم ایک لاکھ انسان قادیان دارالامان میں جمع ہو سکے۔

(۵) صیغہ نشر و اشاعت تبلیغ ضلع گورداسپور تبلیغی مراکز اندرون ہند وغیرہ کے چندے کے لئے یہ تجویز قرار پائی۔ کہ کم از کم ایک سو پچاس روپے ماہوار آمد پانے والوں سے یہ چندہ لیا جائے۔ جس کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

۱۵۰	روپے سے	۲۵۰	روپے تک		ایک روپیہ ماہوار
۲۵۰	" "	۴۰۰	" "	دو روپے	"
۴۰۰	" "	۶۰۰	" "	تین "	"
۶۰۰	" "	۸۰۰	" "	چار "	"
۸۰۰	" "	۱۰۰۰	" "	پانچ "	"

اس سے زیادہ ماہوار آمد رکھنے والے احباب سے دس روپے ماہوار کے حساب سے چندہ وصول کیا جائے۔

(۶) سب سے آخر میں یہ تجویز پاس ہوئی کہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ایسی مجلس شوریٰ ہر سال کم از کم دو دفعہ منعقد کیا کریں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور مجلس مشاورت کے موقعہ پر۔ کیونکہ یہ اجتماع بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ضروری نوٹ: یہ رپورٹ احباب کی خدمت میں اس لئے ارسال ہے۔ کہ جماعتوں کے عہدیداران اسے پڑھ کر سنا دیں۔ انصار اللہ کو کام کرنے کے لئے آمادہ کریں۔ ماہوار تبلیغ کا سلسلہ جاری کریں اور جن دوستوں کی آمدنی ڈیڑھ سو یا اس سے زیادہ ہو ان سے چندے کا وعدہ مرسلہ فارم پر لے کر مرکز میں بھجوا دیا جائے۔

جماعت احمدیہ ہی فرقہ ناجیہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اوہام کا ازالہ

الفضل ۱۴ دسمبر میں ایک شذرہ بعنوان "فرقہ ناجیہ صرف جماعت احمدیہ ہے" شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک غیر احمدی مصنف کی شہادت سے میں نے ثابت کیا تھا۔ کہ اسوقت جملہ فرقوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ اس لئے وہی فرقہ ناجیہ ہے۔ کیونکہ نجات یافتہ گروہ کی علامت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے "الاوھی الجماعۃ" قرار دی ہے۔

اس شذرہ کے متعلق "اہلحدیث" امرتسر نے پہلے تو حسب عادت "ایک بچاری" کا قصہ لکھا ہے۔ اور پھر بطور تطبیق تحریر کیا ہے "اس وقت دنیا میں صحیح معنی میں جماعت کہلانے کی مستحق جماعت وہابیہ نجدیہ ہے جس کا امام حقیقۃً امام ہے"۔ (۳۰ دسمبر ۳۸ء)

اس ضمن میں مضمون نویس نے بوہروں اور آغا خانیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان گروہوں میں قدرے تنظیم ہے مگر آیا وہ تنظیم اسلامی اصول پر مبنی ہے اور اس تنظیم کا فائدہ اسلام کو پہنچ رہا ہے۔ اس کے ذریعہ سے اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ یہ دعویٰ بوہروں اور آغا خانیوں کو ہے نہ ملک ابن سعود کو۔ اور اگر کسی کو دعوی ہو بھی تو واقعات اس کی تردید کر رہے ہیں تعجب ہے۔ کہ جس پرچہ میں جماعت وہابیہ کو مصداق حدیث قرار دیا گیا ہے۔ اسی میں اہلحدیثوں کے متعلق لکھا ہے۔

"جماعت اہل حدیث کی ناؤ بھنور اور منجدھار میں بوجہ عدم تنظیم ہچکولے کھا رہی ہے۔۔۔ جماعت کی حالت دن بدن ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ آتش حسد و بغض زیادہ بھڑکتی جا رہی ہے"۔ (۳۰ دسمبر)

کیا ان حالات میں اہلحدیثوں پر لفظ الجماعۃ اطلاق پذیر ہو سکتا ہے۔ اور کیا حقیقی امام کی موجودگی میں جماعت کی یہی حالت ہوا کرتی ہے؟ اگر کہو کہ ہم ہندوستانی اہلحدیثوں کو تو فرقہ ناجیہ نہیں مانتے ہم تو صرف ان کو فرقہ ناجیہ کہتے ہیں۔ جو نجد میں برسر اقتدار ہیں۔ تو اول تو یہ قول آپ لوگوں کے خلاف مسلمہ حجت ہوگی دوسرے نجد میں بھی جو استحاد ہے۔ اور جس قسم کی حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس کا دارومدار دین پر نہیں۔ مادی طاقت پر ہے۔ نیز اس سے اشاعت دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ جلالۃ الملک ابن سعود نے بعض نہایت مفید باتوں کو جاری کروایا ہے۔ لیکن اس کا الاوھی الجماعۃ سے کوئی تعلق نہیں۔ جو بھی حجاز کا بادشاہ ہوگا اسے ان اصلاحات کی ترویج کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ لوگ فرقہ ناجیہ ہیں کیونکہ حکومت ان کے قبضہ میں ہے تو ماننا پڑے گا کہ جب تک یہ لوگ برسر اقتدار نہیں آئے تھے۔ فرقہ ناجیہ نہ تھے۔ اور جب ان سے حکومت جاتی رہے گی یہ فرقہ ناجیہ نہ ہونگے۔

حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے تہتر فرقوں میں منقسم ہو جانے کی خبر دی ہے۔ نیز تبلایا ہے کہ ان فرقوں میں سے بہتر دوزخ میں جائیں گے۔ اور ایک جنت میں جائے گا۔ جس سے ظاہر ہے کہ فرقہ ناجیہ بحیثیت فرقہ نجات پانے والا ہے۔ اور وہ فرقہ دعوت الی اللہ کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ ادعو الی اللّٰہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے سچے متبعین کا ایک امتیازی نشان تبلیغ دین قرار دیا گیا۔ وہ فرقہ اس کام یعنی تبلیغ دین کے لئے بطور جماعت قائم ہوگا۔ دین کو قائم کرنے میں ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہوگا۔ پس اسجگہ بوہروں۔ آغا خانیوں اور نجدیوں کی نیم تنظیم کو پیش کرنا ناواقفیت پر مبنی ہے یوں تو دنیا میں حکومتوں کی تنظیمیں ہوتی ہی ہیں۔ اور ہر جگہ کچھ لوگ مل کر رہتے ہیں۔ مگر شرعی پہلو سے ان کو جماعت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور نہ ہی ان کو صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے کہا جا سکتا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ آغا خانیوں وغیرہ کو خود یہ دعوی نہیں۔ کہ ان کی تنظیم شرعی تنظیم ہے۔ اور اس تنظیم کا مدعا اسلام کی اشاعت ہے۔ ابن سعود کو بھی یہ دعوی نہیں۔ کہ صرف میرے ساتھی ہی نجات یافتہ گروہ ہے۔ باقی سارے لوگ حتی کہ ہندوستان کے اہلحدیث بھی ناری فرقے ہیں۔ اگر کسی کو یہ دعوی معلوم ہو۔ تو ذرا پیش تو کرے۔

اہلحدیث لکھتا ہے۔ کہ ابن سعود کے حکم سے کسی کو سرتابی کی مجال نہیں اور قادیانی خلیفہ کے بعض مرید اس کی بات نہیں مانتے۔ اور اس سے بغاوت کر دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نظر قرون اولی پر نہیں۔ یا در ہے کہ مذہب میں جبر نہیں۔ اگر کوئی شخص مذہبی اطاعت سے روگردانی اختیار کرتا ہے۔ تو اس کا بدلہ خدا اسے دیگا۔ کیا خلفاء راشدین کے زمانہ میں بعض شریر لوگ مسلمان کہلا کر بغاوت نہ کر دیا کرتے تھے بلکہ کیا ان لوگوں میں سے بعض نے خلفاءؓ راشدین میں سے بعض کو شہید نہ کر دیا تھا؟ پس آج چند نفس کے بندوں کا خلافت حقہ کے مقابل کھڑا ہو جانے سے ہم پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ مخالفت تو خود ہمارے لئے ایک رنگ میں دلیل صداقت ہے کاش کوئی سوچے اور خشیت اللہ سے کام لے۔

ہمارے جملہ عقائد قرآن مجید و سنت نبوی کے مطابق ہیں۔ خواہ وہ عقیدہ غیر تشریعی نبوت کے اجراء کا ہو۔ خواہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا۔ اسی طرح ہمارے جملہ اعمال کا حال ہے۔ "اہلحدیث" نے لکھا ہے۔

"ان کا خلیفہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ سورہ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے۔ جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اس پر یہ بھی اضافہ کر دیتے کہ وہ خطبہ اردو میں ہوتا ہے۔ اس لئے بھی خلاف سنت ہے۔ مگر شائد اس لئے نہیں کہا کہ اہل حدیث بھی اردو میں خطبے پڑھ رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ حضور اکثر اوقات اس سورہ شریفہ کی تلاوت فرما کر وقت کے مناسب خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اس سورۃ کی تلاوت اس لئے ہوتی ہے کہ بیان ہونے والا مضمون اسی سورہ سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اسی کے کسی حصہ کی تفسیر ہوتا ہے۔ کیا قرآن مجید کی کسی آیت کو پڑھ کر اس کی تفسیر خطبہ میں بیان کرنا خلاف سنت ہے؟ اس جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ کیا سورہ فاتحہ سے اس قدر مضامین نکل سکتے ہیں؟ سو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہاں نکل سکتے ہیں۔ قرآن مجید بحر بے پایاں ہے اور سورۃ فاتحہ اس کا خلاصہ ہے۔ اس کے علوم بھی بے شمار و بے اندازہ ہیں۔ آپ کنوئیں کے مینڈک کی طرح بحر زخار کو چند قطرات میں محدود نہ سمجھیں۔

باقی رہا وقت کا سوال۔ تو مولوی صاحب براہ مہربانی بتلائیں کہ کتنا وقت خطبہ دینا سنت ہے۔ اور کب وہ خطبہ خلاف سنت بنتا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے مطابق خطبہ کو لمبا اور چھوٹا کیا ہے۔ جس طرح ضرورت کے مطابق نماز کو وقت کے پہلے یا آخری حصہ میں ادا فرما کر نمونہ قائم کیا ہے اور اسی کے مطابق ہمارے ہاں ہوتا ہے۔ جماعت کی ضرورت کے مطابق اور حالات حاضرہ کے پیش نظر ہمارے ہاں بعض خطبے لمبے بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض مختصر بھی۔ کیونکہ جماعت کی اصلاح اصل سنت ہے اور خطبہ کے طول و قصر کا سوال ضرورت کے ماتحت ہے۔ پس یہ اعتراض بھی باطل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس فرقہ ناجیہ کی خبر دی ہے۔ اور جسے اپنے نقش قدم پر چلنے والا اور الجماعت

ہندوستانی صنعت پارچہ بافی کس طرح تباہ ہوئی

کسی قوم کا مفتوح ہونا نہ صرف اسے ان اخلاق اور فضائل سے محروم کر دیتا ہے۔ جو زندہ اور آزاد اقوام کا طرۂ امتیاز ہوتی ہیں۔ بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں میں ناکارہ اور بے ہنر بھی بنا دیتا ہے ایک وقت تھا۔ جب ہندوستان اپنی مصنوعات کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور تھا۔ اور صنعت پارچہ بافی میں تو ہندوستانی کاریگروں کو ایسا کمال حاصل تھا۔ کہ جس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا مگر اس کمال سے ہندوستان محروم ہو کر اس حالت کو کس طرح پہنچا۔ جو آج نظر آ رہی ہے۔ اس کے متعلق انگریز مصنفوں کی شہادت ملاحظہ ہو۔ جو مختصراً درج ذیل کی جاتی ہے۔

ہندوستان میں کپڑا بننے کی صنعت سنہ ۳۰۰ء قبل مسیح میں بھی اس قدر ترقی یافتہ تھی کہ ممالک خارجہ سے بھی ہندوستان کپڑے کی تجارت کرتا تھا۔

یہودیوں نے اپنی قومیت کے ابتدائی برسوں میں یعنی قبل مسیح سنہ ۱۳۰۰ء سال میں ہندوستان کا کپڑا استعمال کیا ہے۔ (کبیر ص ۳۰۶)

جیمس ٹیلر کہتا ہے۔ مسیح سے دو سو سال پہلے مصر اور عرب کی درآمد کے تذکرے میں بنگال کی ململ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ہندوستانی مصنوعات کا جنازہ کب اور کس وقت نکالا گیا۔ پروفیسر ویر کی زبانی سنیئے۔

۱۷۸۵ء سے ۱۸۰۲ء تک کا زمانہ انگلستان کی پارچہ بافی کا سنہرا زمانہ کہا جاتا ہے۔ عین اس وقت جب کہ انگریزی کپڑے کی برآمد دخانی جہازوں کی طلسمی تیز رفتاری اور میکانکی ایجادات کی محیر العقول تاثیر کے ماتحت روز افزوں ترقی کر رہی تھی۔ ہندوستانی کپڑے پر ۷۵ فیصدی چنگی لگا دی گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈھاکہ کا نفیس کپڑا اس دزنی چنگی کی وجہ سے انگلستان جانا موقوف ہو گیا اور بالآخر ہندوستانی کپڑا بازار سے مفقود ہو گیا۔

سر جارج بروڈ واقعہ کا اجمالی تذکرہ اپنے لفظوں میں یوں کرتے ہیں۔ سنہ ۱۷۰۰ء کے بدنام قانون کے رو سے انگلستان میں ۲۹ ستمبر ۱۷۰۱ء سے چین۔ ایران۔ ہندوستان کے ہر قسم کے کپڑوں کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا۔ اور اعلان کر دیا گیا کہ اس تاریخ سے جتنا بھی کپڑا آئے گا وہ یا تو ضبط کر لیا جائے گا یا واپس کر دیا جائے گا۔

پروفیسر کہتا ہے "مسیحی انگلینڈ میں یہ سخت جرم تھا کہ عورت ہندوستانی چھینٹ استعمال کرے ۱۷۶۶ء میں گوڈہال میں ایک انگریز خاتون کو دو ہزار پونڈ جرمانہ اس لئے ادا کرنا پڑا کہ اس کا رومال ہندوستانی کپڑے کا تھا۔"

پروفیسر ویر کا قول ہے نفیس کپڑا بننے، رنگوں کو ملانے اور دھات پر نقش و نگار بنانے۔ جواہرات گھڑنے عطر تیار کرنے اور ہر قسم کی دقیق و لطیف صنعتوں میں ہندوستان کا کمال قدیم زمانہ سے شہرۂ آفاق ہے۔

مسٹر میل کی ہسٹری آف انڈیا میں مذکور ہے سنہ ۱۸۱۳ء تک ہندوستان کا سوتی ریشمی کپڑا انگلستان کے بازاروں میں معقول نفع کے ساتھ خود انگریزی کپڑے سے پچاس اور ساٹھ فی صدی کم قیمت پر بکتا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کے بچانے کے لئے ہندوستانی کپڑے پر ستر اور اسی فی صدی چنگی لگانی پڑی۔ اگر یہ ظالمانہ چنگی نہ لگائی جاتی اور ممانعت کے قانون نافذ نہ کئے جاتے۔ تو پیلسلی اور مانچسٹر گارڈن کے کارخانے شروع ہی میں بند ہو جاتے۔ اور باوجود مشینوں کی قوت سے مسلح ہونے کے ہرگز نہ چل سکتے۔ درحقیقت یہ کارخانے ہندوستانی کپڑے کی لاش پر کھڑے کئے گئے تھے اگر ہندوستان خود مختار ہوتا تو اس زیادتی کا ترکی بہ ترکی جواب دیتا۔ وہ بھی انگریزی مصنوعات پر بھاری چنگی لگا دیتا اور اس طرح اپنی تجارت کو فنا ہونے سے بچا لیتا مدافعت کا یہ حق ہندوستان کو نہیں دیا گیا۔ انگریزی مصنوعات بغیر چنگی ادا کئے ہوئے۔ اس ملک میں جبراً رائج کی گئیں۔

بدیشی تاجروں نے غیر منصفانہ سیاسی حربے استعمال کر کے اپنے حریف کا گلا گھونٹ ڈالا جس سے وہ کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ نوربافوں کے ساتھ کس قسم کے ظالمانہ سلوک روا رکھے گئے ان کے جان و مال کے کس طرح لالے پڑ گئے۔ ان کو جانی و مالی نقصان کس طرح پہنچائے گئے۔ اس کو بھی سفید فام اقوام ہی کے افراد کی زبانی سنیئے۔

نوربافت جب کمپنی کے سخت اور جابرانہ معاہدے منظور کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ تو کمپنی کے ایجنٹ ان کا سامان نیلام کر کے قیمت ضبط کر لیتے تھے مہین ریشم کاتنے والوں پر بھی یہی ظلم کیا جاتا تھا۔ ایسی بکثرت مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں کے انگوٹھے محض اس لئے کاٹ ڈالے گئے تھے کہ وہ مہین و باریک تاگا نہ بنا سکیں۔ (ولیم بولٹس)

اعلانات نکاح

(۱) چوہدری بہادل شیر خان صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر ساکن حافظ آباد کا نکاح مسماۃ زینت الاسلام بیگم دختر چوہدری محمد حیات خانصاحب کے ساتھ ایک ہزار مہر پر حضرت امیر المومنین نے ۲۹ دسمبر کو پڑھا۔

(۲) ۲۹ دسمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مسمات فیروز بخت بنت شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی سکنہ بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ کا نکاح پانصد روپیہ مہر پر ہمراہ محمد عباس صاحب فاروقی پسر شیخ محمد حسین صاحب فاروقی مرحوم سکنہ بھٹے کلاں سے پڑھا۔

(۳) نیز مسمات قمر النساء بنت شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی کا نکاح ہمراہ محمد بشیر صاحب فاروقی سکرٹری تبلیغ بھٹے کلاں سے بعوض پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔

(۴) مسمات اقبال بیگم بنت چوہدری اللہ رکھا صاحب سکنہ چک سیانوالی ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض چار صد روپیہ مہر محمد شریف پسر چوہدری دیوان علی صاحب مرحوم سکنہ ہری پور ضلع سیالکوٹ سے پڑھا۔

(۵) ہادی حسین صاحب سکنہ نواں شہر کا نکاح امۃ الباسط بنت منشی غلام نبی صاحب سکنہ بابل پور سے بالعوض ۱۲۵/- روپے مہر پر حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر نے پڑھا۔

(۶) برادرم ملک عنایت اللہ صاحب سلیم کا نکاح ۵۰۰ روپیہ مہر پر سلیمہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے مسجد مبارک میں مورخہ ۳۰ دسمبر ۳۸ء کو پڑھا۔ اسی طرح برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب کا نکاح مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر پر مبارکہ شوکت صاحبہ بنت بابو عبد اللطیف صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۹ء کو پڑھا۔
خاکسار:۔ عبد الرحمن انور انچارج تحریک جدید قادیان

(۷) حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی لڑکی رضیہ بیگم کا نکاح مولوی عطاء اللہ ولد حافظ رحیم بخش احمدی ساکن رام تارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو پڑھا۔

اعلان برائے مدرسین دیہاتی مدارس

بعض دیہاتی مدارس کے لئے چند قابل مدرسین کی ضرورت ہے۔ جو کہ تجربہ کار۔ اور محنتی ہونے کے علاوہ مقامی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے کام میں بھی دلچسپی رکھنے والے ہوں۔ اس لئے ایسے احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور معہ نقول کارکردگی یا دیگر سرٹیفکیٹ ہائے کے نظارت تعلیم و تربیت قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ شادی شدہ ہونا۔ اور دیہاتی زندگی سے واقف ہونا ترجیح کا باعث ہوگا۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار سے پندرہ ۱۵ روپیہ ماہوار تک دی جائے گی۔ تقرر سے قبل ملاقات ضروری ہوگی۔ چونکہ ضرورت زیادہ ہے۔ اس لئے جو لوگ پہلے آئیں گے وہ جلد لگا دئے جائیں گے۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء تک درخواستیں آجانی چاہئیں۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ درخواست کنندگان باقاعدہ سند یافتہ ہی ہوں۔ بلکہ جو لوگ پڑھانے کا کامیاب تجربہ رکھتے ہوں۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ مگر سند یافتہ ٹرینڈ مدرسین کو ترجیح دی جائے گی۔ ملاقات کے لئے قادیان تک آنے کا کرایہ اور واپسی کا کرایہ بذمہ امیدواران ہوگا۔

ناظر تعلیم و تربیت

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

میرے بھائی خان افتخار الحق خاں صاحب ایم۔ اے نے امسال لندن میں بار ایٹ لا میں شاندار اور امتیازی کامیابی حاصل کی ہے۔ اب انشاء اللہ ۸ جنوری کو بمبئی جہاز سے اتریں گے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار۔ صالح احمد خان قادیان

مسجد مبارک کے قرب میں ایک عمدہ قطعہ زمین قابل فروخت ہے

ایک قطعہ زمین جو ۴۷ فٹ عرض میں اور ۶۴ فٹ طول میں۔ جس کا رقبہ قریباً ۱۲½ مرلہ ہے قابل فروخت ہے۔ یہ اراضی عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ایسٹ افریقہ کی ذاتی ملکیت ہے۔ اس قطعہ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ارد گرد چاروں طرف پختہ بنیادیں بھری ہوئی ہیں۔

(۲) اس قطعہ کے تین طرف شارع عام ہے۔

(۳) یہ قطعہ زمین آبادی کے اندر محفوظ مقام پر واقعہ ہے۔

(۴) مسجد مبارک میں جانے کے لئے صرف ۲ منٹ کا راستہ ہے

جو دوست یہ قطعہ زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ قادیان میں مجھ سے زبانی مل کر اور باہر کے دوست بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر کے خرید سکتے ہیں۔ یہ قطعہ محلہ باب الانوار میں واقعہ ہے

خاکسار۔ محمد الدین (مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان)

پتہ مطلوب ہے

مسمی سید محمد شاہ ولد سید عبد اللہ شاہ صاحب موصی ۲۸۶۱ احمد آباد سندھ میں رہتے تھے۔ اب وہ عدم پتہ ہیں وہ جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو جلد مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

قادیان میں باموقعہ سکنی قطعات

اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں باموقعہ سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ پس جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس خواہش کو اپنے دلوں میں پیدا کر کے واپس گئے ہوں۔ کہ انہیں مرکز سلسلہ کے ساتھ ہر رنگ میں تعلق بڑھانا چاہیئے (مگر ابھی تک وہ کسی وجہ سے قادیان میں سکنی زمین نہ خرید سکے ہوں) ان کے لئے مناسب ہے۔ کہ مکان بنانے کے لئے ابھی سے حسب پسند زمین خرید لیں۔ ورنہ بعد میں آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے اس قدر قریب زمین عمدہ موقعہ کی نہیں مل سکے گی۔ قیمت ہر موقعہ کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

سکنی قطعات کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے قریب پچاس ۵۰ فٹ کی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات موجود ہیں۔ جو کسی وقت بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہیگا۔

مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۳ جنوری۔ ستّر کے قریب مسلح قبائلیوں نے ایک قریبی گاؤں سکاٹھ گرٹھ پر حملہ کر دیا۔ مکانوں کو آگ لگا دی۔ دو آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور تین کو اغوا کر کے لے گئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس آ گئی۔ مگر اس وقت تک حملہ آور بھاگ چکے تھے۔ پولیس نے انہیں رستہ میں جا لیا۔ اور شدید معرکہ ہوا جس کی تفاصیل تا حال نہیں آئیں۔

بنوں ۳ جنوری۔ ایک قبائلی لشکر بنوں کی نواحی پہاڑیوں میں نقل و حرکت کر رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نواحی دیہات میں سے کسی پر جلد حملہ کر دے گا۔

کلکتہ ۳ جنوری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ قانون تحفظ عامہ جس کی میعاد ۳۱ دسمبر ۳۸ء کو ختم ہو گئی ہے۔ آئندہ نافذ نہ کیا جائے۔

قاہرہ ۳ جنوری۔ شبان المسلمین کے صدر اور مصری پارلیمنٹ کے ممبر ڈاکٹر عبد الحمید سعید نے اعلان کیا ہے۔ کہ لیبیا میں اطالیہ کے ہاتھوں مسلمانوں کی بیخ کنی کے زبردست سامان ہو رہے ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کی زمینیں چھین کر اطالویوں کو دیدی جائیں۔ تمام اسلامیان عالم کا فرض ہے کہ اس ظلم کے خلاف آواز بلند کریں۔

ٹوکیو ۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم اس ہفتہ کے آخر تک اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ پریوی کونسل کے صدر وزیر اعظم ہونگے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہوم منسٹر کے ساتھ سیاسی پارٹیوں کے قائدین کا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہوم منسٹر نے مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے اس صورت میں چونکہ پارلیمنٹ توڑنی پڑے گی جس سے چین کے ساتھ جنگ کو سخت نقصان پہنچے گا۔ اس لئے وزیر اعظم نے خود بخود مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لکھنؤ ۳ جنوری۔ حکومت یو پی نے دیہاتیوں کے قرضہ جات کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے رپورٹ پیش کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دیہاتیوں پر اس وقت ایک ارب ۸۵ کروڑ روپیہ قرض ہے۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے کمیٹی نے تجویز کی ہے کہ مصالحانہ طرز عمل اور تخفیف کے اصول کو بروئے کار لایا جائے۔ اگر قرضخواہ معینہ مدت کے اندر اپنے مطالبات پیش نہ کریں۔ تو انہیں منسوخ تصور کیا جائے۔ اور تخفیف شدہ قرضوں کی ادائیگی پر تمام قرضہ بیباک سمجھا جائے۔

بیت المقدس ۳ جنوری۔ چار برطانوی سپاہیوں کے خلاف ایک عرب قیدی کو دیدہ دانستہ گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دینے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے ملزموں کا بیان ہے کہ قیدی نے حراست سے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے اس پر فائر کیا گیا۔

لنڈن ۳ جنوری۔ آئرش پارلیمنٹ کا ایک یہودی ممبر عنقریب امریکہ جا رہا ہے تا کہ جرمنی۔ آسٹریا اور سڈٹین لینڈ سے نکالے ہوئے چھ لاکھ اور پولینڈ و رومانیہ وغیرہ سے نکالے ہوئے چار لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں پہنچانے کے لئے حکومت امریکہ کی امداد حاصل کرے۔

کلکتہ ۳ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مسٹر جناح اور دیگر مسلم لیگی لیڈر کانگرسی حکومتوں پر جبر و استبداد کے جو الزامات لگاتے ہیں۔ میں ان سے بے خبر ہوں۔ اور ان سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ یو پی کی حکومت کے مظالم سے مجھے آگاہ کریں۔ اگر وہ اس کے لئے تیار ہوئے۔ تو میں ان الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک مسلمہ فریقین آزاد کمیشن مقرر کرنے کے لئے تیار ہوں۔

شنگھائی ۳ جنوری۔ دریائے زرد میں پھر طغیانی آ گئی ہے۔ اور اس وقت نوّے ہزار مربع میل علاقہ تباہی کا شکار ہو رہا ہے۔ مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ دریائے زرد کا پانی دریائے ہوائی کے پانی سے مل گیا ہے۔ اور جھیلوں کے بند توڑ کر سمندر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر بندوں کی فوری مرمت کا انتظام نہ کیا گیا۔ تو نو لاکھ جانوں کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔

جبل الطارق ۳ جنوری۔ جنرل فرینکو کی گورنمنٹ نے سان سبستین کے برطانوی پرو قونصل اور اس کی بیوی کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گرفتاری عدالتی تحقیقات کے بعد عمل میں لائی گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چند روز ہوئے برطانوی قونصل کی ڈاک کے تھیلے سے بعض ایسے کاغذات برآمد ہوئے تھے جو باغی گورنمنٹ کے جنگی اسرار کو بے نقاب کرنے والے تھے۔

لاہور ۳ جنوری۔ سر فیروز خان نون آج یہاں پہنچ گئے۔ ایک پریس رپورٹر سے دوران ملاقات میں آپ نے کہا کہ انگلستان میں اس وقت تین ہزار ہندوستانی طلبہ تعلیم پاتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اوسطاً تین سو پونڈ سالانہ خرچ کرتا ہے۔ انگلستان کا موسم اور رہنا اہمارے ملک سے بالکل مختلف ہے۔ اس لئے وہاں ہندوستانی طلبہ کو سخت وقت ہوتی ہے اور کئی تپ دق کا شکار ہو جاتے ہیں آپ نے مزید کہا کہ اس وقت جاپان چین کے ساتھ مصروف جنگ ہے یورپ میں بد امنی پھیلی ہوئی ہے صنعت و حرفت ابتری کی حالت میں ہے۔ اور اس لئے یہ وقت ہندوستانی صنعت و حرفت کو فروغ دینے کے لئے بہترین ہے۔

کلکتہ ۳ جنوری۔ مرکزی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر کا بیان ہے کہ اگر فیڈرل مجالس میں ریاستی نمائندے بھی منتخب ہو کر آئیں۔ جداگانہ طریق انتخاب منسوخ کر دیا جائے۔ فیڈرل ایوان اعلیٰ کو مالی اقتدار تفویض نہ کیا جائے۔ تمام ملازمتیں اور فوج فیڈرل وزیروں کے ماتحت ہوں۔ اسی طرح کرنسی اور مبادلہ شرح کے شعبے بھی۔ اور تجارتی تحفظات منسوخ کر دیئے جائیں۔ تو کانگرس فیڈریشن سکیم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

کراچی ۳ جنوری۔ سندھ اسمبلی کا اجلاس کل شروع ہو رہا ہے۔ ۹ جنوری کو اپوزیشن کی طرف سے عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی جائے گی۔ کانگرس پارٹی نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر اکثریت میری حمایت پر نہ رہی تو میں خود مستعفی ہو جاؤنگا

لنڈن ۳ جنوری۔ چینی گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جو غداران وطن چین میں جاپان کی ڈمی حکومتیں قائم کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔ ان کی عام گرفتاری کے اعلان جاری کر دیئے گئے ہیں

کوہاٹ ۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ شدید برفباری کے باوجود وزیرستان میں قبائلیوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ چنانچہ خطرہ کے پیش نظر وانا روڈ ٹریفک کے لئے تا حکم ثانی بند کر دی گئی ہے۔

پٹیالہ ۳ جنوری۔ مہاراجہ پٹیالہ نے حکم دیا ہے کہ ریاست میں نفاذ اصلاحات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کی رپورٹ مارچ سے پہلے پیش ہو جانی چاہئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مالی سال کے آغاز سے قبل آپ اصلاحات نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

دہلی ۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ نائب وزیر ہند کرنل میور ہیڈ اور سر آغا خاں کی کوششوں کے نتیجہ میں عنقریب ایک اہم پولیٹیکل ملاقات گاندھی جی اور وائسرائے کے مابین ہونے والی ہے۔ جو ایک اہم پولیٹیکل انقلاب کا باعث ہو گی۔ اور فیڈریشن کے نفاذ کو آسان بنا دے گی خیال کیا جاتا ہے کہ فیڈریشن کا نفاذ یکم جنوری ۱۹۴۱ء تک ہونا ضروری ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی